جناب سید عطاء اللہ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا اندازِ بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ایک بڑی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کسی خاص قبیلے یا کسی دور یا کسی خاص خطے اور علاقے کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے (خواہ وہ کسی قوم اور قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں کوئی بھی زبان بولتے ہوں اور کسی بھی علاقے اور خطے میں رہتے ہوں) بھیجا تھا۔ یہ خصوصیت آپ کا امتیاز ہے۔ آپؐ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء و رسل میں سے کوئی بھی اس خصوصیت کا حامل نہ تھا۔ ان کی رسالت و نبوت اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے زمانے کے ساتھ مخصوص تھی۔ اپنی رسالت کے اسی خصوصیت کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد اطراف و جوانب کے ملوک و سلاطین کے نام خطوط ارسال کرنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ صلح حدیبیہ سے قبل جو مشکلات اور رکاوٹیں دعوت تبلیغ کی راہ میں حائل تھیں وہ صلح کے سبب دور ہوگئی تھیں اور اس عظیم کام کے لئے راہ ہموار ہو چکی تھی۔

جب آپؐ نے سلاطین و ملوک کو خطوط روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ملوک اور سلاطین صرف اس خط کو پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو"(۱) کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ جو کچھ خط میں تحریر ہے وہ محفوظ ہے. کوئی دوسرا شخص اس کو نہیں جان سکا ہے۔

یہ سن کر آپؐ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی' یہ دیکھ کر صحابہ کرام نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے تشریف لاکر آپ کو مطلع کیا کہ آپؐ کی امت کے مردوں پر سونے کا استعمال حرام ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے انگوٹھی اتار دی۔ آپ کی اقتداء میں صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں (۲)

اس کے بعد آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ تحریر تھا۔ پہلی سطر لفظ 'اللہ' اس کے نیچے دوسری سطر میں لفظ 'رسول' تیسری سطر میں جو (سب سے نیچے تھی) لفظ محمد تحریر تھا۔ جیسا کہ خطوط پر مہر کے عکس سے بھی واضح ہوتا ہے۔ یہ الفاظ انگوٹھی پر الٹے تحریر تھے تاکہ جب بطور مہر اس کا استعمال ہو تو الفاظ سیدھے ثبت ہوں۔ یہ مہر مبارک آپؐ اپنی دائیں یا بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی میں پہنتے تھے لیکن اکثر صحابہؓ سے بائیں ہاتھ میں پہننے کی

---

* ایم فل (مطالعات سیرت)' انچارج شعبہ علوم شرقیہ' مرکزی لائبریری' پشاور یونیورسٹی

روایات آتی ہیں۔

آپؐ کے بعد یہ مہر مبارک حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہی۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آئی۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے پاس آئی حتیٰ کہ انہی کے دور خلافت میں جس سال ان کی شہادت ہوئی یہ مہر مبارک اریس نامی کنویں میں گر گئی۔ متواتر تین روز تک اس کو تلاش کیا گیا مگر وہ نہ مل سکی۔ (۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط مبارکہ کتب سیرت میں موجود ہیں۔ آپؐ کے خطوط کے انداز اور طرز تحریر کو سمجھنے کے لئے بطور نمونہ صرف تین خطوط کی عبارات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

قیصر روم ہرقل قسطنطنیہ (۴) کا نامور تاجدار تھا اور عیسائی مذہب رکھتا تھا۔ ان کے پاس حضرت دحیہ کلبیؓ فرمان نبوی لے گئے تھے خط کا مضمون یہ تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ط من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم، سلام على من اتبع الهدىٰ، أما بعد افإني أدعوك بدعاية الإسلام اسلم تسلم و أسلم يوتك الله اجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم الاريسيين و يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا و بينكم الانعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولو اشهدو بانا مسلمون۔ (۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسول اللہ کی طرف سے ہرقل قیصر روم کے نام:

اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست اختیار کی۔ بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اگر آپ کو سلامتی منظور ہے تو اسلام قبول کر لیجئے، اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر انکار کیا تو ساری قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ ہی کے اوپر ہوگی۔ اے اہل کتاب آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں اگر تمہیں اس بات سے انکار ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم بہرحال خدا کی یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مصر کے نائب السلطنت مقوقس کے نام درج ذیل خط ارسال فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ط من محمد عبد الله رسوله إلى المقوقس عظيم القبط سلام على من اتبع الهدىٰ، أما بعد افإني أدعوك بدعاية الإسلام اسلم تسلم و يوتك الله اجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم

القبط و یا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا و بينكم أن لانعبد الا الله و لا نشرك به شيئاً، ولا يتخذ بعضنا بعضاً أرباباً من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

محمد رسول الله۔ (۶)

اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست اختیار کی۔ بعدازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اگر سلامتی منظور ہے تو اسلام قبول کر لیجئے، اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر انکار کیا تو ساری قبطی قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ ہی کے اوپر ہوگی۔ اے اہل کتاب آؤ اختلاف ونزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں۔ اگر تمہیں اس بات سے انکار ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم بہرحال خدا کی یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

شہنشاہ ایران کے نام بھیجے گئے خط کے الفاظ یہ ہیں:

بسم الله الرحمان الرحيم من محمد رسول الله الى كسرى عظيم فارس سلام على من اتبع الهدى و امن بالله و رسوله و أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده و رسوله، ادعو بدعاية الله فاني انا رسول الله الى الناس كافة لا نذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين اسلم تسلم فان أبيت فعليك أثم المجوس۔

محمد رسول الله (۷)

بسم اللہ الرحمان الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ شاہ فارس کے نام:

جو ہدایت کی پیروی کرے اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اس پر سلامتی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ ہر زندہ انسان کو خدا کا خوف دلاؤں، اسلام قبول کر لیجئے اور محفوظ ہو جائیے۔ اگر آپ نے انکار کیا تو تمام مجوسیوں زرتشتوں کا گناہ بھی آپ کے ذمے ہوگا۔

آپ کے خطوط میں درجہ ذیل اوصاف نمایاں نظر آتے ہیں۔

(الف) شروع میں بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

(ب) بحیثیت مرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مع ضروری صفات اور کوئی ایسا لفظ جس سے من جانب

کا مفہوم ادا ہوتا ہو۔

(ج)　مکتوب الیہ کا نام مع لقب

(د)　امن وسلامتی کا مفہوم ادا کرنے والا فقرہ

(ہ)　نامہ مبارک کا مفہوم پرزور اور شستہ الفاظ میں

(و)　آخر میں مہر رسالت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب پر غور کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ مکاتیب عام طور پر بہت مختصر ہوتے ہیں۔ان میں الفاظ و بیان کی نمائش کی بجائے سادگی اور حقیقت پسندی کا طرز نمایاں ہے۔ان میں فلسفیانہ موشگافیوں اور منطقی نکتہ آفرینیوں کے بجائے پیغام نبوی کی سادگی، دل نشینی اور خلوص کا نقش دل پر اثر کرتا جاتا ہے۔آپؐ سادہ اور عام فہم انداز میں اپنی دعوت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہتے تھے۔دوسرے رہنماؤں کی طرح یہ جذبہ کارفرمانہ تھا کہ خطوط کے ذریعے سے اپنی سیادت وقیادت کے لئے زمین ہموار کی جائے اور اسی طرح سے اپنی پرزور نگارش اور سحر بیانی کا مظاہرہ کر کے مرعوب بنایا جائے۔یہی وجہ ہے کہ مکاتیب نبوی میں حشو وزوائد کا کہیں دور دور تک گزر نہیں ہے۔یہ مقدس تحریریں روح پرور بھی ہیں اور ایمان افروز بھی۔یہ جہاں اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں، ان میں وہ گہرائی و کشش بھی ہے جو لکھنے والے کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔یہ مکاتیب صدق اور راستی کی ایک دنیا اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ان چند لفظوں میں جو کشش ہے وہ ایک پورے دفتر میں نہیں مل سکتی۔

ان خطوط میں طوالت بیان عبارت آرائی، تکلیف وتصنع اور لفظ بیان کی نمائش کی بجائے سادگی، حقیقت پسندی بے تکلفی اور اختصار کا طرز نمایاں ہے۔ان میں پیغمبرانہ امانت وصداقت کے ساتھ انتہائی عزم ویقین کے ساتھ حق کی دعوت ہے جو اصول دین کی تبلیغ ہے۔

حــــواشـــــی

شمائل الترمذی باب ماجاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ الشئی او لکتب بہ الی اھل الکتاب وغیرھم (ج ۵ص نمبر ۲۲۰۵) دار ابن کثیر الیمامہ بیروت۔

۲۔ شمائل الترمذی، باب ماجاء فی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یختم فی یمینہ۔

صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خاتم الفضۃ

۳۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ھل یجعل نقش الخاتم ثلثہ اسطر، شمائل الترمذی باب ماجاء فی ذکر خاتم رسول اللہ ﷺ

۴۔ چھٹی صدی عیسوی میں دنیا میں دو بڑی سیاسی قوتیں تھیں جو باقی چھوٹی بڑی قوتوں اور حکومتوں کے لئے مرکزی حیثیت رکھتی تھیں ایک تو جزیرۃ العرب کے مشرق میں خلیج فارس کے ساحل پر ایرانی سلطنت تھی۔ روم وایران کی سلطنتوں کی حدود عرب کے شمالی حصہ میں عراق کے مشہور دریاؤں دجلہ وفرات پر آ کر ملتی تھیں۔ روم کی سلطنت اپنے دور کی طاقتور ترین سلطنت تھی اور اپنے جاہ وجلال اور قوت وسطوت کے اعتبار سے دنیا کی سب سے پرشکوہ اور بااثر سلطنت کی حیثیت رکھتی تھی۔ آج کل روم اٹلی کے دارالحکومت کا نام ہے جو عربوں میں بازنطینی Byzantine روم کے نام سے مشہور تھا۔ چوتھی صدی عیسوی کی ابتداء میں بازنطین کی سلطنت ۲ حصوں میں بٹ گئی۔ مشرقی حصہ میں جو ایشیاء کوچک، شام، فلسطین اور مصر وغیرہ پر مشتمل تھا کونسٹینٹائن (Constantine) نے ابنائے فاسفورس کا کنارے اپنے نام پر ایک شہر کی بنیاد رکھی جو بعد میں قسطنطنیہ کہلائی۔ اور اب اس کا نام استنبول ہے مغربی حصہ دارالحکومت روم ہی رہا۔ اسلامی تاریخوں میں روم سے مراد رومی شہنشاہیت کا مشرقی حصہ ہے۔ اس زمانے میں روم کے شہنشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ Encyclopadia britanica Rome & Roman Religoin, History 15th edition Willium benfon publisher 1943-1973

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، حضور اکرم کی سیاسی زندگی، دارالاشاعت کراچی، 1980ص 173

۵۔ صحیح البخاری، ج1 حدیث رقم 6, 56 کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ وقول اللہ عزوجل انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ۔ مسند احمد ج 1ص 263 دارالمعارف للطباعۃ والنشر مصر 1368ھ/ 1949

۶۔ زادالمعاد ج 3ص 61 المواھب اللدنیہ ج 3 ص 247

۷۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب مایذکر فی المناولۃ و کتاب اھل العلم ......رقم الحدیث 62، مسند احمد، رقم الحدیث 2075، 2644 تاریخ طبری ج 2 ص 9، یاقوت حموی، معجم البلدان، ج 5 ص 324، 324

خط و کتابت کرتے وقت اپنا
خریداری نمبر ضرور لکھیں